شادی کے بندھن پر سیاسی تقسیم کے اثرات

گیلپ پاکستان کی رپورٹ، سماج کے اہم پہلو کی حیران کن کہانی پیش کرتی ہے !

گیلپ پاکستان کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق 44 فیصد پاکستانی باشندوں نے مختلف سیاسی جماعتوں کے سخت حامیوں کے ساتھ شادی کرنا، ایک مشکل عمل قرار دیا ہے۔

ستمبر 2024 کی رپورٹ کے اس سوال کہ مختلف سیاسی عقیدے کے حامل فرد سے جیسا کہ مسلم لیگ ن کے کسی ووٹر کا ، پی ٹی آئی کے ووٹر کی حامل فیملی میں شادی کرنا کتنا آسان اور مشکل ہے ؟ کا جواب کچھ یوں سامنے آیا : 14 فیصد کا کہنا تھا کہ کسی حد تک مشکل ہے اور جبکہ 30 فیصد کے نزدیک ایسا کرنا بہت زیادہ مشکل ہے۔

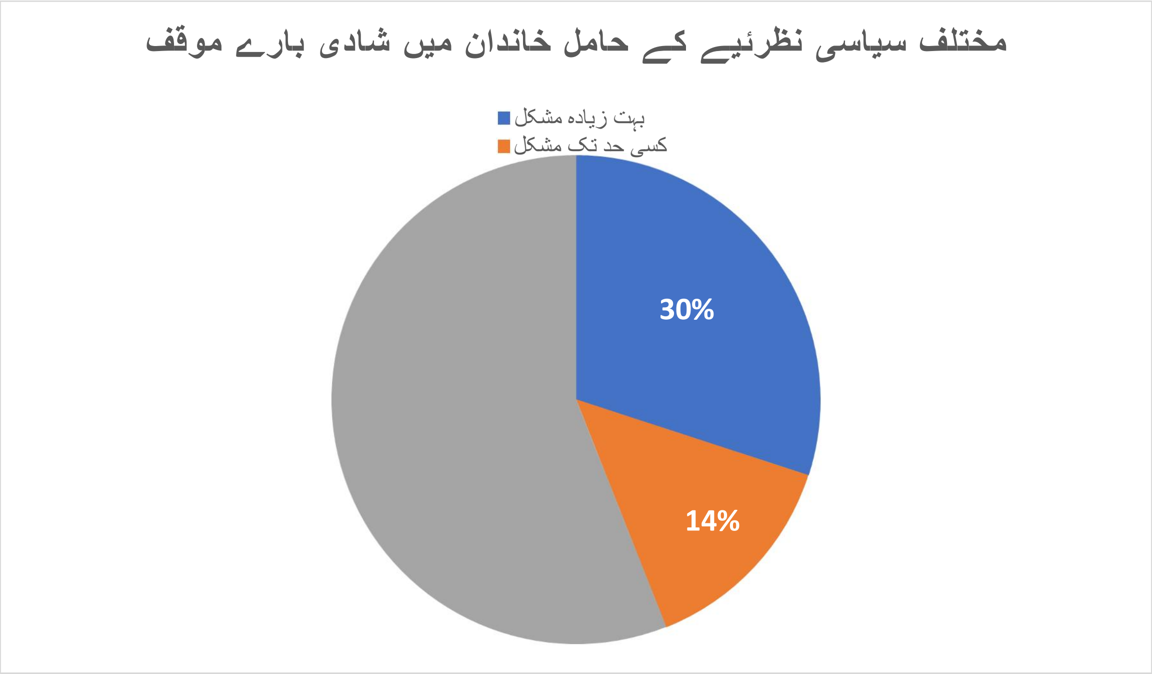

واضح رہے کہ یہ سوال ملک بھر کے مختلف علاقوں کے رہائشیوں سے پوچھا گیا۔

یہ رپورٹ سیاسی پولرائزیشن کے نتیجے میں سماجی سطح پر گہری ہوتی تقسیم کی داستان پیش کرتی ہے۔ رپورٹ کے جائزہ سے پہلے سماج اور اُس کے مابین انسانی بندھن کی اہمیت پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔

سماج کسے کہتے ہیں؟

جب افراد مختلف بندھنوں، ضرورتوں اور آزادانہ طرزِ اظہار کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں، تو اِن کا مل جل کر رہنا ہی سماج کہلاتا ہے۔ اس مل جل کر رہنے میں اخلاقیات، قواعد و ضوابط، روایات اور اقدار کی کارفرمائی ضروری ٹھہرتی ہے، کہ ان کے

بغیر سماج کا ڈھانچہ برقرار نہیں رہ پاتا۔یوں آسان الفاظ میں کہا جاسکتا ہے کہ سماج سے مُراد،افراد کا وہ مجموعہ جو قواعد و ضوابط،اخلاقیات،اقدار،روایات،آزادی،مختلف بندھنوں اور ضرورتوں کے تحت مل جل کر رہتا ہے۔

سماجی ہم آہنگی کی ضرورت کیوں؟

ہم آہنگ سماج کیا ہوتا ہے؟ہم آہنگ سماج میں سائنسی فکر اور دلیل کو بہت درجہ حاصل ہوتا ہے۔سائنسی فکر سے معروضی انداز میں چیزوں کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے اور دلیل سے بات کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔مکالمہ ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے لیے گنجائش پیدا کرنے کا نام ہے اور مکالمہ اُسی صورت آگے بڑھے گا جب دلیل کو بروئے کار لایا جائے گا۔ورنہ ہر بات اُدھوری رہے گی اور تنازعہ کی بدولت سماجی سطح پر مزید تقسیم بڑھے گی۔

سماجی ماہرین،ریاست اور خاندان کے ادارے کے مابین مقام کو سماج کہتے ہیں۔

سماج کے بغیر اکیلے رہنا ممکن ہے؟

کوئی بھی انسان،چاہے وہ کتنا ہی طاقت ور اور بہادر کیوں نہ ہو،اکیلا نہیں رہ سکتا۔اکیلے رہنے میں سب سے بڑی رکاوٹ،اُس کا زندگی کے تمام معاملات میں بااختیار ہونا نہیں ٹھہرتا۔ایک انسان کے لیے زندگی کے معاملات کو تن تنہا نمٹانے کا اختیار نہیں ہے،زندگی کے معاملات اجتماع کے ہاتھ میں ہوتے ہیں،جہاں سب اپنے اپنے اختیار کو بروئے کارلاتے ہیں تو زندگی آگے کی طرف بڑھتی ہے۔یوں اگر دیکھا جائے تو افراد کا مل جل کر رہنا ہی،بقا کا ضامن بن گیا۔اب ایک سماج کے انسانوں پر یہ انحصار کرتا ہے کہ وہ مل جل کر رہنے میں ایک دوسرے سے کس قدر تعاون کرتے ہیں،اگر تعاون کریں گے تو یقینی طور پر بہتر سماج تشکیل پائے گا اور اگر افراد کا مجموعہ ایک دوسرے سے تعاون برتنے میں مسائل کا شکار رہے گا تو ایک بہترین سماج کی تشکیل ممکن نہ ہو پائے گی۔

گیلپ پاکستان کی رپورٹ سماجی تقسیم کو کیسے واضح کرتی ہے؟

گیلپ کی حالیہ رپورٹ جس سیاسی تقسیم کو واضح کررہی ہے،نوے کی دہائی میں ایسی ہی تقسیم مسلکی سطح پر محسوس کی گئی تھی۔نوے کی دہائی میں مذہبی منافرت کی بدولت دو مختلف مذہبی مسالک کے مابین فاصلوں کے نتیجہ میں ایک دوسرے سے شادیوں سے انکار کا رویہ پایا گیا تھا۔جبکہ اب ایسا سیاسی تقسیم کے نتیجہ میں ہو رہا ہے۔

گیلپ کی رپورٹ کا ایک حیران کن پہلو!

گیلپ کی رپورٹ سے مردوخواتین کی شرح کی بات کی جائے تو یہ جان کر حیرانی ہوتی ہے کہ مردوں کے مقابلے میں خواتین کی شرح 8 فیصد زیادہ ہے۔یعنی مردوں کے مقابلے میں خواتین کی زیادہ تعداد مختلف سیاسی جماعتوں کی حمایت کرنے والے افراد یا سپورٹرز سے شادی کرنا مشکل تصور کررہی ہیں۔گیلپ پاکستان کی رپورٹ کا یہ پہلو واضح کرتا ہے کہ خواتین کے ہاں پولرائزیشن کی شدت زیادہ ہے۔اس سے یہ زاویہ بھی اُبھرتا ہے کہ خواتین ماضی کی نسبت سیاسی سطح پر زیادہ متحرک ہیں اور یوں سیاست کے اثرات اُن پر زیادہ مرتب ہورہے ہیں۔خواتین کا سیاسی سرگرمیوں کا اظہار مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے بہ خوبی محسوس بھی کیا جاسکتا ہے۔

شہری اور دیہی زندگی کا بدلتا کلچر!

گیلپ کی رپورٹ سماجی بدلتے کلچر کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔پاکستانی سماج میں شہری تمدن کو ہی سماج کے وسیع پیرائے میں لیا جاتا ہے۔شہری تمدن ہی ہمیشہ فیصلہ کن رہا ہے۔حتیٰ کہ سیاسی جماعتوں کا وہ ووٹ بینک جو ہمیشہ فیصلہ کن کردار ادا کرتا رہا،شہری ثقافت سے وابستہ رہا ہے۔مڈل کلاس طبقہ ہی فیصلہ سازی میں اہمیت رکھتا ہے اور یہ شہری ہی تصور ہوتا ہے۔مختلف سیاسی جماعتوں کی تنظیمی ساخت کا جائزہ بتاتا ہے کہ وہ شہری مڈل کلاس کی نمائندگی کی حامل ہوتی ہیں۔اس کی ایک مثال پاکستان تحریک انصاف کی دی جاسکتی ہے۔تاہم گیلپ پاکستان کی رپورٹ بتاتی ہے کہ مختلف سیاسی جماعتوں کے حمایتی ورکرز ،سپورٹرز اور وابستگان سے شادی کرنے کے عمل کو مشکل قرار دینے والوں میں شہروں کی نسبت 14 فیصد دیہاتی پس منظر رکھنے والے زیادہ ہیں۔

گیلپ پاکستان کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ دیہی ثقافت ،سیاسی منافرت پر مبنی تقسیم کے گہرے اثرات کی حامل ہورہی ہے۔

رپورٹ کے مطابق نوجوان کیا سوچ رکھتے ہیں؟

فروری 2024 کے الیکشن میں ،الیکشن کمیشن آف پاکستان کے مطابق 18 سے 35 سال کے ووٹرز کی تعداد 5 کروڑ 68 لاکھ سے زائد بتائی گئی تھی۔اگر رجسٹرڈ ووٹرز کے تناظر میں دیکھا جائے تو نوجوان ووٹرز کی شرح 44 فیصد بنتی تھی۔2024 کے الیکشن میں نوجوان ووٹرز کا کردار سب سے زیادہ زیرِ بحث رہا تھا۔

ایک متوازن اور بہترین سماج کے لیے ضروری ہے کہ افراد کو اپنی شناخت کے تمام حوالے میسر ہوں۔وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیت میں آزادی کے احساس کے حامل ہوں۔سماج کی تاریخ فرد کی تاریخ کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ایک سماج اُتنا ہی قدیم

ہو سکتا ہے، جتنا پرانا ایک انسان ہو سکتا ہے۔تاہم ہر دَور میں سماج کی اشکال مختلف رہیں۔جو شکل سماج کی آج ہے، وہ گذرے وقت میں ایسی نہ تھی اور جیسی آج ہے، یہ آنے والے وقت میں مختلف بھی ہو سکتی ہے۔

سماج کی صورت گری ،افراد کی سوچوں سے مزین ہوتی ہے۔گیلپ کی رپورٹ ،ہمارے نوجوانوں کی سیاسی تفہیم اور اثرات کو بھی عیاں کرتی ہے۔30 فیصد سے کم عمر نوجوانوں کی 56 فیصد تعداد کا خیال ہے کہ مختلف سیاسی جماعتوں کی سپورٹرز فیملی کے ہاں شادی کرنا مشکل اَمر ہے۔

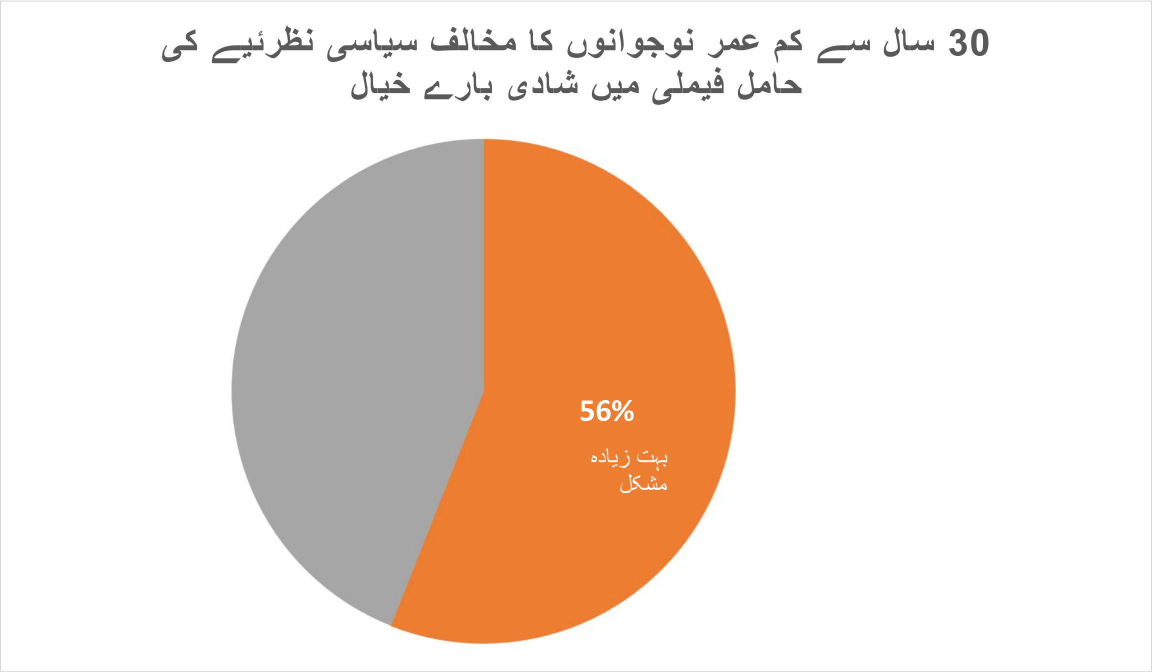

گیلپ پاکستان کی یہ رپورٹ سے عیاں ہوتا ہے کہ سماجی سطح پر تبدیلی میں مسلسل ارتقائی صورتحال کے نتیجے میں ہو رہی ہے۔جو لوگ نوے کی دہائی میں بلوغت کی منازل طے کر رہے تھے ،اور 2024 میں اُن کی عمریں 50 برس تک ہیں، کے ہاں یہ شرح 39 فیصد بنتی ہے۔یوں 30 سال سے کم عمر کے نوجوانوں میں 56 فیصد، 30 سے 50 سال کے لوگوں میں 39 فیصد شرح جبکہ 50 سال سے اوپر کے لوگوں میں یہ شرح 30 فیصد بنتی ہے۔

یہ اعداد و شمار سیاسی تقسیم کے گہرے ہوتے اثرات کی کہانی کو بہ خوبی بیان کرتے ہیں۔